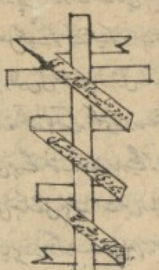
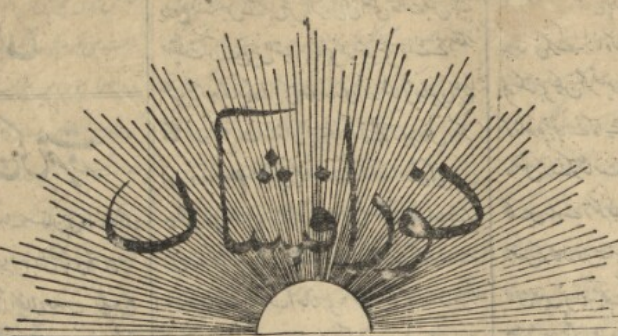






حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ؏ | قیمت سالیانہ معہ محصول ؏

نمبر ۱۹ - جلد ۱۱ | لودیانہ ۱۰ مئی ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل کی فوج شنواریوں سے شکست کھا جلال آباد کو بھاگ آئی ہے = **شنواری** فرقہ کے ساتھ اب ۱۵ ہزار آدمی جمع ہوگئے ہیں - **امیر** بخارا کا فرزند سمرقند میں آیا ہے اور وہاں سے روس کو جائیگا = **بلوچستان** میں سرکاری فوج کے قیام کیواسطے مکانات تیار ہوگئے ہیں - **امیر** کا لشکر جو کابل سے آرہا ہے وہ جلال آباد سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر مقیم ہوگا = **شملہ** میں ۲۴ مئی کو حضور گورنر جنرل کشور ہند دربار لیوی منعقد فرما دینگے = **ہندوستان** میں علمی تعلیم قایم رکھنے کیواسطے ایک جلسہ لندن میں قایم ہوا ہے = **ہرات** میں امیر کابل کی حکومت کو اب کوئی نہیں مانتا ہے = **جمرود** اور خیبر میں امیر کابل کا کچھ رعب نہیں ہے = **افریدیوں** نے ایک قافلہ جو ابھی کابل سے آرہا تھا خیبر میں لوٹ لیا ہے = **امیر** کابل نے اپنا ایک افسر ہرات کی طرف محاصل کی وصولیت کے واسطے بھیجا تھا اُسکو ہراتیوں نے قید کر لیا ہے = **دہلی** میں ایک جلسہ کے اندر بیان ہوا ہے کہ دہلی کالج پھر اصلی حالت پر آجائیگا = **پنجاب** گورنمنٹ نے ایک لاکھ روپیہ میونسپل کمیٹی لاہور کو آبرسانی کیواسطے اور عطا کیا ہے = **چین** میں جرایم کی سزا میں انسان کے اعضا رکاٹ دئے جاتے ہیں = صوبہ ٹانکین میں آجکل بھاری فساد ہو رہا ہے = **شاخ** بنگالات میں صاحب کوارٹر ماسٹر جنرل نامہ بر کبوتروں کی ڈاک جاری کرنیکی تجویز کر رہے ہیں = **سلطان** روم نے اپنے وزرا کو صاف صاف کہدیا ہے کہ مجھ سے اب سلطنت کے کاروبار نہیں ہوسکتے ہیں = **ریاست** بڑودہ میں ایک قانونی کونسل مقرر ہوگئی ہے = **جرمن** کی سلطنت نے سلطان روم کو لکھا ہے کہ تم اپنا وکیل جرمن میں مت رکھو = **فرانس** کے جنگی جہازوں کو حکم ملا ہے کہ ہانگ کانگ اور شنگھائی کے قریب تیار رہیں = **گورنمنٹ** بمبئی نے منظور نہیں کیا کہ کراچی میونسپل کمیٹی خرما اور خشک مچھلی کا محصول جو سمندر کے راستہ سے آویں وصول کریں = **انڈیا** کے فوجی افسروں کو حکم ملا ہے کہ جب انکی فوجیں خاکی وردی پہنیں تو وہ بھی یہی وردی پہنیں = **لنڈن** میں جو کانفرنس واسطے تصفیہ نہر ڈنیوب میں سفر کرنیکے متعلق منعقد ہوئی تھی وہ اختتام کو پہونچی = **اخبار** لنڈن ٹائمز بیان کرتا ہے کہ جو زلزلہ ۱۳ مارچ کی صبح کو پنجاب میں نمودار ہوا تھا وہی زلزلہ اسیر وزنا شقند دار الخلافہ روسی ترکستان میں محسوس ہوا = **علیگڈہ** کی رامائی مچھ جو ایک مشہور مرہٹی پنڈتائن ہیں پچھلی ڈاک کے دخانی جہاز پر بمبئی سے سوار انگلستان کی طرف روانہ ہوئیں = **مقام** گلگو منڈا واقع مدراس میں سات ہندو بیواؤں کی دوسری شادی ہوئی ہے = **مہدی** کاذب کی فوج مصری فوج کو برابر ستا رہی ہے = **چین** اور برہما میں ایک عہدنامہ افیون کے معاملہ میں عنقریب ہوا چاہتا ہے = **شاہ** اشانٹی کے ملک میں ایک بھاری فساد ہو رہا ہے = **انگلستان** میں چارآنہ کی تار کی خبریں مختلف مقاموں پر جاپا کرینگی = **لکھنو** سیتاپور تک ریلوے کی پیمایش پھر ہو رہی ہے = **فرقہ** نہلسٹ نے روس کے تمام شہروں میں جابجا اشتہار جاری کر دئے ہیں کہ ہم زار روس کو تاج پوشی کے دن معہ وزرا کے قتل کرینگے = **ترکستان** اور کابل کی طرف سے جو قافلہ پشاور کو آرہا تھا اُسکو شنواریوں نے لوٹ لیا ہے = **ایوبخان** کے پاس فرقہ شنواری کی طرف سے ایک قاصد گیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر اسوقت تم ہماری مدد کرو تو ہم تمکو افغانستان کا امیر بنادینگے = **امریکہ** میں ایک کاغذ کی ناؤ نے دو ہزار میل سفر طے کیا ہے اور اسکو کچھ ضرر نہیں پہونچا ہے = **مصر** میں ایک سال تک مصری فوج رہیگی اور اُسکا خرچ گورنمنٹ مصر کے ذمہ ہوگا = **سلطان** روم کے مخالف پر روس نے اپنا وکیل بلگیریا میں بھیجدیا ہے =

نورافشاں

ہندوستان کی ضرورت

منجملہ دیگر ضرورتوں کے ہندوستان کی ایک بھاری ضرورت یہہ ہے کہ وہ تمام رکاوٹیں جو اہل ہند کی معنوی ترقی پر سد سکندری کا حکم رکھتی ہیں دفعتاً اٹھائی جاویں۔ ایک بیج خواہ وہ کیسا ہی عمدہ کیوں نہ ہو جب تک بویا نہ جاوے شاندار درخت نہیں ہو سکتا ہے اور اگر بویا بھی گیا ہو اور زمین سے نمودار بھی ہوا ہو مگر جب تک وہ تمام روکاوٹیں جو اُسکے بڑھنے میں مارج ہیں دور نہ کیجاویں اور اُسکی ترقی کے سامان بہم نہ پہنچائے جاویں تو یہہ درخت نہ صرف بدصورت ہی رہتا ہے بلکہ بے برگی و بے ثمری اُسکا نتیجہ ہوتی ہے۔ اسیطرح خواہ کسی شخص یا قوم کا دل کیسا ہی عمدہ کیوں نہ ہو مگر جب تک نقصان دہ مجلسی قانون کا تحت پابند ہو ذات پات کا مقید ہو جہالت کی گرفت میں آیا ہو ناممکن ہے کہ یہہ کسی قسم کی ترقی کرے۔ کہتے ہیں کہ زمانہ گذشتہ میں کسی ملک میں دستور تھا کہ لڑکیکو پیدا ہوتے ہی ایک عجیب قسم کے سانچے میں بھر دیا کرتے تھے اور یوں طرح طرح کی عجیب و غریب شکل کے لڑکے بن جایا کرتے تھے۔ اصلی شکل اور قدرتی موزونی ذاتی طاقت اور مناسبت اعضا کو کھو کر ایک نرالی شکل و شباہت کو جو ناموزون و نامناسب ہونیکے باعث حیرت انگیز تھی اختیار کیا کرتے تھے۔ ملک چین میں آجتک چینی عورتوں کے پاؤں اسیطرح سانچے میں ڈھالے جاتے ہیں۔ خوبصورت بنانے ہوئے ایک عجیب لنجی سی شکل بنجاتی ہے۔ اور اُسپر طرہ یہہ ہے کو یہہ بیچاریاں چلنے سے بھی عاری ہو جاتی ہیں۔ ای اہل ہند اس گذشتہ قوم یا اہل چین کی جہالت پر چنداں افسوس نکر۔ ذرہ اپنی طرف خیال کر کہ تیرا کیا حال ہے۔ وہ تو جسم سے ایسی بدسلوکی کرتے ہیں تو اپنے دل اپنی روح سے جو غیرفانی ہے بدسلوکی کر رہا ہے۔ سخت جہالت کے شکنجہ میں کھینچے جا کر لایعنی اور دروغ قصایص کے بس میں آ کر دل کی اصلی حالت جس سے حقیقت اور دروغ میں امتیاز ہوتا ہے کھو بیٹھا ہے۔ ذات نے اسقدر ظلم و جبر کر رکھا ہے کہ دل کی خودمختاری اور اخلاقی دلیری اہل ہند کے صفحہ یادگار سے مٹا ڈالی ہے۔ بجائے اسکے کہ یہہ سوال ہو کہ حق اور خدا کیا چاہتے ہیں بجائے اسکے کہ خدا اور حق کی پیروی ہو اکثر یہہ ہی سوال ہوتا ہے کہ ذات اور دستورات کیا چاہتے ہیں اہل ہند کی تعمیل اگر ذات اور اندھے دستورات کے حیطہ سے باہر ہو جاوے تو غضب آ جاتا ہے۔ اس حیا کی کما حقہ فرمانبرداری لازم ہے۔ حق سے ناحق ہو جاوے کچھ پرواہ نہیں ہے۔ خدا کے فرمان کی نافرمانی ہو کچھ مضایقہ نہیں مگر ذات نہ ٹوٹے۔ دستور بنے رہیں +

اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ ہندوستان زمانہ سلف میں باعتبار علم و ہنر بہت مشہور ہو چکا ہے۔ اسکی عقل کی رسائی ذات آلہی کی تدقیقات اور انتظام موجودات کی تحقیقات میں بہت دور تک پہنچی ہے۔ اس ملک کے انشاء۔ اس ملک کی نظم اسکی گذشتہ ترقی کے شاہد ہیں مگر افسوس کہ اس ملک کی زندگی نے ایک عجیب کمزوری اختیار کی ہے کوئی نامعلوم کیڑا اُسکی حیات کو گھن کیطرح کھاتا جاتا ہے۔ کسی قسم کا آزار اسکو ستا رہا ہے۔ کوئی اندرونی عارضہ اسکو لگ رہا ہے جو اسکی ترقی میں سد راہ ہے +

اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ اب ہندوستان چونکا ہے۔ اپنی ضعیف حالت کو حیرت زدہ دیکھ رہا ہے۔ اپنی سابق اور موجودہ حالت کا اندازہ لگا رہا ہے اور اس بات سے آگاہ ہو رہا ہے کہ کس بلندی سے میں گرا ہوں۔ ندامت کا شکار بنا ہوں۔ لیکن یاد رہے کہ اگر اہل ہند دیگر شایستہ اقوام کے ساتھہ عنان در عنان چلنا چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ اُس بڑے بھاری جوئی کو جو وہ اپنے کاندھے پر لئے پھرتا ہے اُتار پھینکے۔ سبکدوش ہو کر ترقی کے اکھاڑے میں کودے تہذیب اور شایستگی کی گھوڑدوڑ میں گھوڑا دوڑاوے یہہ بھاری جوا اجنبی گورنمنٹ (جیسا کہ بعضوں کا خیال ہے) نہیں ہے یہہ تو ہندوستان کے دستورات اور مذاہب ہیں جو ترقی کے زمانہ کے لئے ہرگز موزون نہیں ہیں۔ جنکا وجود تنزل کا باعث ہے ذرہ غور تو کرو اگر کوئی شخص چوری کرے۔ جھوٹ بولے۔ گالی دے۔ بدمعاشی کرے۔ زناہ کرے۔ کچھ کرے ذات سے خارج نہیں ہو سکتا ہے لیکن اگر تعلیم حاصل کرنے کو اپنے آپ کو اور اپنے ملک کو فائدہ پہنچانے کو اپنے ہم وطنوں کی بہبودی اور ترقی کے سامان حاصل کرنیکو شامت کا مارہ انگلنڈ یا امریکہ یا کسی دوسرے شایستہ ملک میں جاوے تو حکم جاری ہونگے۔ فتوے دیے جاوینگے کہ اس شخص کو نکالدو اسنے بڑی ہتک کی ہے یہہ ذات میں رہنے کے لائق نہیں ہے۔ یہہ مَلیچھ ہو گیا ہے۔ زمانہ گذشتہ میں امرت جل کے حصوں میں لوگ اپنی جان دیتے تھے لیکن اب اگر مسیحی تعلیمات کا زندگی بخش آبحیات کا پیالہ۔ وہ آبحیات جسکو پیکر روحانی طاقت اور تازگی آجاتی ہے کوئی پی لیوے تو لوگ اسقدر غضب میں آجاتے ہیں کہ اُس بیچارہ ہاتھہ کو جو اُس پیالہ کو مُنہہ تک لیگیا تھا کاٹ دیتے ہیں اور اگر ممکن ہوتا تو اُس آبحیات کے پیالہ کو زمین سے دے مارتے اور چکناچور کرتے یہہ قصور۔ یہہ کرتوت حضرات ذات اور دستورات کے ہیں۔ اب کیا کوئی یقین کر سکتا ہے کہ ایسی حالت میں ہندوستان کی ترقی ہو۔ یاد رہے کہ جب تک یہہ ذات اور دستورات کی بیجا پابندی نہ توڑ ڈالی جاوے تب تک ترقی اگر یہہ کسی شے کا نام ہے تو حباب ہی حباب ہے +

ہم مانتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس جوئی کو تہہ دل سے اُتارنا چاہتے ہیں مگر اسقدر اخلاقی دلیری اُنکے پاس نہیں ہے کہ اپنے دل کا منشا پورا کریں ہزارہا مانتے ہیں کہ شادی بیوگاں ہونی چاہئے اسکی تائید میں طول طویل تقریریں کرتے ہیں زور زور کے مضامین لکھتے ہیں لیکن کوئی دشاید بہت تھوڑے ہونگے جنکا وجود عدم کے برابر ہے) اس دستور کو توڑنیکی ہمت نہیں رکھتا کوئی دم نہیں مارتا کہ اس بیہودہ رسم کو جو صدیوں سے ہند کی مستورات کی جانکا دشمن ہو رہی ہیں اُتار پھینکے۔ بیوہ مستورات خراب ہو جائیں کچھ پرواہ نہیں۔ اپنے بزرگوں کے روبرو جو حرکتیں کریں کچھ پرواہ نہیں۔ مگر اگر کہیں شادی کا نام لیں قیامت برپا ہو جاوے ہر طرف سے یہہ ہی



جھڑک آئے کہ اسکو نکالدو۔ نکالدو۔ اسنے تو ہم کو بدنام کیا۔ ہمارے بزرگوں کے نام کو بٹہ لگایا ہی یہہ اس قابل نہیں ہی کہ صبح کیوقت اسکا منہہ دیکھا جاوے۔ ہم نے تعلیم یافتہ اہل ہند کی زبان سے اکثر اوقات یہہ کہتے سنا ہی کہ ذات پات ایک بیہودہ بات ہی مگر سنتے سنتے کان بھنا گئے ہیں۔ انتظاری میں آنکھیں پتھرا گئی ہیں پر اس ذات کی بیڑی نہ ٹوٹی۔ اسکا تو بال تک بیکا نہ ہوا۔ ہاں شاید پوشیدگی میں کسی نے اسکو پائمال کیا ہوگا مگر کیا مجال ہی کہ ظاہر میں تو اسکی تردید ہو جائے یہی تو اہل ہند کی کمزوری ہی کہ کسی امر کی صداقت کے دل سے قایل بھی ہوں سچ بھی مانتے ہوں مگر اسکی تعمیل ہونی دشوار ہی حقیقی شرافت کے کاموں سے اُن کو عار ہی۔ اخلاقی بزدلی اسقدر دلپر چھائی ہوئی ہی کہ گو نقصان ہوا کرے شرافت پر بٹہ لگا کرے مگر آنکھیں موندکر اسطرح بھس و حرکت ہو جاتے ہیں جیسے بکری بھیڑیے کو دیکھکر عالم سکوت اختیار کرلیتی ہی کیا مجال ہی کہ سسک تو جائیں ندامت اور رزالت کی گٹھڑیاں کہائینگے مگر اُنکے بدن پر جوں تک نہ چلیگی اس اخلاقی بزدلی کا ستیاناس ہو یہی ہمارے اہل وطن کی رزالت کا باعث ہوئی ہی اور ہم کو ڈبو رکھا ہی اسی نے تو ہماری دانش کو کھو رکھا ہی ذرا تاریخ کی طرف تو غور کرو کون حقیقی شریف سمجھے جاتے ہیں کون شرافت کے تمغہ کے مستحق ہوتے ہیں کیا وہی نہیں ہیں جنہوں نے حق کی خاطر ہزار ہا تکالیف برداشت کی ہیں۔ کیا وہ نہیں ہیں جنہوں نے جہالت کی بودی رسمیں اور بیہودہ گڑھ لیے دستورات کا زور توڑا ہی اور اپنے سالم ضمیر کی پکار کے مطابق تکلیفوں میں مصیبتوں میں دنیا کے طعن اُٹھا کر بلکہ موت کا پیالہ پی کر عمدرآمد کیا ہی کبھی بھی ہندوستان کے زمانہ میں ایسے اشخاص کی اسقدر ضرورت نہیں ہوئی جیسا کہ آجکل۔ آج تمام ہندوستان اپنی زبان حال سے پکار رہا ہی آؤ میری ابتر حالت کی اصلاح کرو خدا کے واسطے میری ڈوبتی ہوئی جان کو بچالو۔ یاد رہے کہ ہندوستان کو ایسے اشخاص کی ضرورت نہیں ہی جو اعلیٰ مضامین چھپواتے ہیں تقریریں سُناتے ہیں پند و نصایح دیتے اپنی زبان سے کچھہ کہلالو یہہ تو صرف قولوں کے پتلے ہیں ہندوستان کو اگر ضرورت ہی تو فعل کی ضرورت ہی نمونہ کی ضرورت ہی تمثیل کی ضرورت ہی۔ ایسے اشخاص کی ضرورت ہی جو بہادر جانبازکی طرح ترمیم و اصلاح کے اکھاڑے میں کود پڑیں اور اپنے فائدہ بخش کلام اور فرائض کو مدنظر رکھکر افعال کی دوڑ میں دوڑیں گو دستورات کے حلقہ بگوش کے طعنے اور غضب کا نشانہ ہوں مگر اخلاقی آزادگی اور حق کے حصول میں کامیابی کی گیند لیجاویں +

ہم کہیں اہل ہند کو ایک نیئے مذہب کی ضرورت ہی جو ایک نئی اور بہتر قومی زندگی کی کافی بنیاد ہو اہل ہند کی موجودہ حالت اسکے انواع و اقسام کے مذاہب کا پھل ہی جو کچھہ کہ نظر آتا ہی ہندوستان کی دینی تعلیمات کا بدیہی نتیجہ ہی اگر دوسرے پھل اگر دوسرے نتیجے کی ضرورت ہی تو درخت بھی دوسرا ہونا چاہیئے اسباب بھی دوسرے ہونے چاہییں۔ ناممکن ہی کہ موجودہ درخت سے میٹھے پھل پیدا ہوں موجودہ اسباب سے نیک نتیجے نکلیں کیا ہندو دھرم ذات پات کو روا رکھکر دوسروں کی حقارت کی نظر سے دیکھکر اُس حقیقی برادرانہ اُلفت کو جو شایستگی کا بنیادی اصول ہی لوگوں کے دلوں میں پیدا کر سکتا ہی؟ ہرگز نہیں ذرا خیال تو کرو اس ملک میں صداقت کا کیا حال ہوگا جہاں کے معبود جنکو لوگ خدا کر کے پوجتے ہیں ایسے صریح فریب و حیلہ کے مرتکب ہوں جنکو سنکر انسان حیرت کے عالم میں آجاتا ہی۔ شایستگی کا وہاں کیا ٹھکانا ہی جہاں بطالت اور جہالت منصورہ کلام الٰہی کی تعلیم ہو دین کے بزرگوں ہادیوں گروؤں کی تلقین ہو بلاشبہ ہندوستان کو ایک ایسے مذہب کی ضرورت ہی جو خود غرض بیدا کرے نیک عمل کی دلیری دے۔ صداقت کی خاطر مصیبت طعن بلکہ موت گوارا کرنی سکھلاوے تعلیم یہہ جوہر پیدا نہیں کر سکتی ہی اسکا حصول تو مذہب ہی پر موقوف ہی مسیحی مذہب میں یہہ طاقت موجود ہی تقلید کی خاطر اسمیں لاثانی اور کامل نمونے آشکارا ہیں دل کی فراخی اس مذہب کی تعلیم ہی صداقت کی محبت اسکی تلقین ہی صداقت کی تلاش اسکا نتیجہ ہی بیجا تعصب کی بیخ کنی اور سچے گیان کا حصول اسی پر موقوف ہی وہ وہ طاقتیں اسمیں موجود ہیں کہ گناہ اور تمام دنیاوی برائی کی جڑ اکھاڑنے پر قادر ہیں اس سے انسان کو نئی منزلت حاصل ہوتی ہی الٰہی اور لایزال صداقت پر مبنی ہونے کے باعث بنی آدم کو خدا کیطرف کھینچتا ہی اسمیں وہ اغراض وہ اصول موجود ہیں جو انسان کو اسکی پست حالت سے بلند کرتے ہیں اسمیں وہ فرائض مرقوم ہیں جو انسان انسان سے رکھتے ہیں اور جو خدا کے حق میں اور جن سے کامل امن اور محبت اور خوشی اب اور آیندہ انسان کو ملتی ہی اہل ہند ایسے مذہب کی نہایت اشد ضرورت ہی +

دختِ رز

شراب ہی یہہ سنبھلکے پینا خراب کہتا ہی اسکو عالم
کہیں نشہ میں نہ کفر کرلیں چھٹے ادھر ہم ادھر تمہارے

گُل کے ساتھہ خار کا ہونا لازمی بیان کیا گیا ہی اور اسی لیے بابرکت انگریزی راج میں اگر کوئی خار ہی تو وہ رواج شراب خانہ خراب ہی۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہی تہذیب کی جڑ ہی۔ یہی نئی روشنی کی رونق ہی۔ شراب ہی تو جان ہی اور جان ہی تو جہان ہی۔ اس خیال نے موجودہ نسل پر جو کچھہ ہاتھہ صاف کیا ہی نہایت ہی خوفناک ہی۔ مشکل یہہ ہی کہ تعلیم یافتہ فریق خود اسپر دل و جان سے نثار ہی۔ اور وہ لوگ آٹے میں نمک کیطرح نہایت کم اور برائے نام ہیں جنکی اولوالعزمی اس ستیاناسی چیز کی اصلیت کو سمجھتی ہی۔ اور اس سے ملک کو محفوظ رکھ سکتی ہی۔ اہل ہند کا رنگ یہاں تک بگڑ گیا ہی کہ ہم کو خوف ہی کہ اس مصرعہ کا مصداق کہ چھٹتی نہیں مُنہہ سے یہہ کافر لگی ہوئی کہیں نہ ہو جائے۔ اس امر میں ہم چنداں گورنمنٹ سے بھی فریاد نہیں کر سکتے کہ اس میں سرکاری طور پر بند کیجاوے +

ہمکو یقین ہی کہ ٹمپرنس سوسائٹی یا ملورین یومین اس بارے میں بہت کچھہ کوشش کریگی اور ملک ہند اور ملک ہند کے نوجوان اور ناتجربہ کار ہونہار لڑکوں کو اس دختِ رز کے ناز و ادا اور شور دلفریبیاں و عشوہ اور غمزے

محفوظ رکھیگی۔ ہم بڑی خوشی سے اس امر کی اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے شہر میں ایک اولوالعزم مشنری کرسچین لیڈی کی ہمت سے بلوں ہن نیونین کا برنچ جاری ہوا ہے جس میں صرف دو ماہ کے عرصہ میں ۲۷ ممبر شامل ہو گئے ہیں اور اس میں نہ صرف مسیحی ہی بلکہ ۱۷ اہل اسلام و اہل ہنود بھی شامل ہیں۔

مراسلات

جو سو لکھ پوت کپوت ہے تو رہ پتا کو لاج

ایک دن میں جو بطور سیر کے صبح کو اٹھا اور باغ کی طرف چل پڑا تو باغ میں درختوں کے ہرے ہرے پتوں کی لہلاہٹ اور گلزار سے دل ایسا شاد ہوا کہ سب غم و الم دور دفع ہوئے۔ اور پرندوں کی چہچہاہٹ چوں چوں نے ایسی بہار بنا رکھی تھی کہ کیا کہنا پر جب پرندوں کی آواز کی طرف دل لگایا تو یہہ سمجھ میں آیا کہ وہ چوں چوں نہیں بلکہ بچوں بچوں کر رہے ہیں اُسوقت ایسا افسوس آیا کہ کیا بیان کروں یعنے ای انسان تو جو اشرف المخلوقات اور سب کا سردار بنایا گیا تھا واجب تھا کہ تو اپنی آبرو قایم رکھتا اور تو بھی بچوں کرتا پر بعوض اسکے تو پریشان ہو گیا تجھسے تو پرندے ہی بہتر ہیں کہ جو روزمرہ خداوند کی تعریف و حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اس خیال ہی میں تھا کہ ایک نوجوان لڑکا ۱۸ برس کا دیکھا کہ وہ بیچارہ مصیبت کا مارا آوارہ باغ میں بے چین و بیقرار پھر رہا ہے جب اُسکی اور میری دو چار ہوئی تو میں نے اُسسے اُسکی تباہی کا حال بڑی نرمی و محبت سے استفسار کیا تو وہ بے اختیار بول اُٹھا کہ میں کیا بیان کروں دنیا میں اسوقت میرا نہ کوئی یار ہے نہ کوئی مددگار ہے کس سے بیان کروں اور کون مجھکو میری اس مصیبت سے رہائی دے سکتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ مہربانی کر کے کل حال میرے آگے وہ بیان کرے۔ اُسنے کہا کہ میں ایک امیرزادہ ہوں اور اپنی نادانی سے اس خراب حال کو پہنچا ہوں یار بھی یار مار ہو گئے ہیں اور سب رشتہ دار مُنہہ موڑ گئے ہیں اور ماں باپ بھی مجھ سے میری بدچلنی کے باعث بیزار ہو گئے ہیں مارے شرم کے ماں باپ کے پاس بھی جا نہیں سکتا میں نے اُسکو کلام الٰہی سے تسلی دیکر کہا کہ تجھکو لازم ہے کہ اپنی بدکرداری سے حقیقی توبہ کر کے اپنے باپ کے پاس جاوے اور اُسکی منت کر کے اُسکو راضی کرے تو اُمید قوی ہے کہ تیرے ماں باپ تجھ پر ضرور رحم کرینگے اور جسطرح سے کہ اول تجھکو اپنا فرزند جانتے تھے جانینگے وہ اُسیوقت میری صلاح و نصیحت کو مانکر اور اپنے گناہ سے تائب ہو کر اپنے باپ پاس گیا اور جوں ہی اُسکے والد نے اپنے بچہ کو کہ جسنے اُس مال کو کہ اُسنے اپنے باپ سے لیا اور اوڑا دیا تھا دیکھا کہ وہ بُرے حال میں آتا ہے تو دیکھتے ہی اُسکے دل میں پدرانہ محبت نے ایسا جوش مارا کہ دوڑ کر اپنے فرزند کو گلے لگایا اور اُسی وقت عمدہ کپڑا پہنایا اور سب دوستوں کو بلا کر اس خوشی سے کہ اُسکا بیٹا اپنے بُرے کاموں سے تائب ہوا ضیافت کھلائی اور وہ لڑکا پہلے کی طرح اپنے باپ کے گھر کا وارث ہوا اور تادم مرگ خوش و خورم رہا۔ اس سے ہم ایک عمدہ سبق سیکھتے ہیں۔ ای پڑھنے والو اگر سچ پوچھو تو ہمارا اور تمہارا بعینہ یہہ ہی حال ہے ہم خدا کے فرزند تھے اور ہم نے بھی اپنے آسمانی باپ کو ناراض کیا ہے اور جو ہمکو کرنا لازم تھا ہم نے نہیں کیا اور جو ہمکو کرنا لازم نہ تھا سو ہی کیا ہے اور بباعث گناہ کے ہم نے اپنے آپکو مصیبت میں ڈالا ہے اور اس لایق نہیں رہے کہ اپنے آسمانی باپ کو مُنہہ دکھلا سکیں پر تو بھی نااُمید ہونا لازم نہیں لیکن کوشش کرنا واجب ہے تاکہ کسی طرح سے آسمانی باپ سے پھر جا ملیں ہو تاکہ ہم اُس مصیبت سے رہائی پا کے خوشی سے اپنی زندگی بسر کر سکیں پر جاننا چاہیے کہ بدون کسی کامل وسیلہ اور سفارش کے ہم اپنے آسمانی باپ کے پاس نہ تو جا سکتے اور نہ اپنا مُنہہ دکھا سکتے ہیں۔ اب واجب آیا کہ کوئی کامل وسیلہ والا آدمی تلاش کریں کہ جو ہماری سفارش کر کے یا ضمانت دیکر ہمکو ہمارے آسمانی باپ سے ملاپ کرا دے۔ لیکن ای پیارو اگر زرا غور کر کے دیکھیں تو دنیا بھر میں تو ایسا آدمی کامل اور سفارش کرنے کے لایق کوئی نہیں کہ جو ہماری سفارش کر کے خدا باپ سے ہمارا ملاپ کرا سکے کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے اور سب نبی آدم نے خدا کو ناراض کیا ہے پھر کسطرح ہو سکتا ہے کہ جو آپ اس مصیبت میں مبتلا ہے ہماری سفارش کر سکے یا ملاپ کرا سکے ہرگز نہیں۔ سچ ہے کہ ننگی نہاویگی کیا اور نچوڑیگی کیا۔ ای پڑھنے والو شاید تم پوچھو کہ پھر ہم کیا کریں دنیا میں تو ایسا پاک اور کامل انسان ہے ہی نہیں ہم کسطرح اپنے آسمانی باپ کو اپنا منہہ دکھا سکیں۔ تو ای عزیزو نااُمید مت ہو اور نہ گھبراؤ کیونکہ ہمارا ایک کامل اور پاک شافی ہے جو خدا باپ کے دہنے کھڑا ہے کہ ہماری سفارش کرے۔ اور وہ ہمکو اپنی بڑی نرم آواز سے بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمکو آرام دونگا میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤگے کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہے انجیل متی ۱۱ باب ۲۸ آیت سے۔ پھر اسی کامل اور پاک انسان کی بابت یہہ بھی لکھا ہے کہ دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے انجیل یوحنا ۱ باب ۲۹ آیت سو ای عزیزو تم سب جو اپنے تئیں گناہ کے بھاری بوجھ تلے دبے ہوئے سمجھتے ہو اور نہیں جانتے کہ کسطرح اپنے گناہ ہو نسے پاک ہوں تو چاہیے کہ اسی پاک برہ کے پاس جاؤ جسنے تمہارے سارے گناہ اپنے اوپر لیکے تمہاری عوض صلیب پر اپنی جان دی اور موت کا تمام دُکھ اُٹھانے تمہاری عوض سہا اور اب اُنکو جو اُسپر اپنا بھروسہ رکھتے ہیں اور اُسکے پاک لہو سے اپنے گناہوں کو دُھلوایا چاہتے ہیں اُنکو موت سے کچھ خوف نہیں کیونکہ اُس پاک برہ نے موت کے ڈنک کو توڑ ڈالا ہے اور موت کو فوت کیا ہے۔

سو ای عزیزو اُسی کے کامل کفارہ پر اپنا بھروسہ رکھو کیونکہ



حضرت یوحنا رسول اپنے پہلے خط کے ۱ باب ۷ آیت میں یوں لکھتے ہیں کہ اُسکے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہمکو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ اے پڑھنے والو یہی یسوع تمہارا درمیانی ہے دیکھو پولس رسول کا پہلا خط تمطاؤس کو ۲ باب ۵ آیت کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ مسیح یسوع ہے۔ اے عزیزو یہی پاک اور خدا باپکا اکلوتا لاڈلا بیٹا ہے جسکی بابت خدا باپ نے خود فرمایا کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں تم اُسکی سنو انجیل متی ۱۷ باب ۵ آیت۔ پس جس سے خدا باپ خوش ہے اُسی کی سفارش اور ضمانت ضرور قبول فرمائیگا۔ اے پڑھنے والو تم خداوند یسوع مسیح کے کفارہ پر اپنا کامل ایمان رکھو اور اُسکے شافی ہونے پر کچھ شک نہ لاؤ کیونکہ یوحنا رسول اپنے پہلے خط کے ۲ باب ۱ و ۲ آیت میں لکھتے ہیں کہ اے میرے بچو میں یہہ باتیں تمہیں لکھتا ہوں تاکہ تم گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے تو یسوع مسیح جو صادق ہے باپ کے پاس ہمارا شفیع ہے اور وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے نفقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی۔ پس اے عزیزو تم میں سے ہر ایک کو فقط اتنا ہی کام باقی ہے کہ تم اُسے پکارو اور اُسکی منت کرو اُسکی فرمانبرداری کرو اور اُسی کو اپنے تمام دل سے پیار کرو اور اپنا نجات دہندہ جانو اور مانو تو ضرور وہ تمہاری سفارش کریگا اور خدا باپ اُسکی سفارش قبول کرکے تمکو اپنے حضور میں آنے دیگا اور کسی دوسرے کی سفارش ہرگز قبول نہ کریگا کیونکہ لکھا ہے کہ کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جسسے ہم نجات پا سکیں۔ پس اے عزیزو اب تم میں سے ہر ایک کو جو یسوع مسیح کے سوا اور کسی نبی کو اپنا وسیلہ نجات سمجھتا ہے چاہئے کہ سب کو چھوڑکر اُسی سچے اور کامل شافی کو پکڑلیں اور اُسکی منت کریں کہ اے یسوع ابن اللہ ہماری مدد کر اپنے پاک نام کے واسطے ہماری سفارش اپنے باپ سے کر کہ وہ تیری خاطر ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور ہمکو لیکر پھر اپنی فرزندی میں داخل کرے۔ ہم تو اس لائق نہیں ہیں کہ آپ ہی سے خدا باپ کے پاس جا سکیں کیونکہ ہم نے تو بار ہا اُسکے پاک حکموں کو توڑا ہے اور اُسکو ناراض کیا ہے۔ پس کسطرح اُسکو اپنا منہہ دکھا سکیں۔ لیکن تو تو پاک ہے تو نے اُسکی کامل فرمانبرداری کی ہے اور وہ تجھسے خوش ہے پس تو اے خداوند یسوع مسیح اپنے پاک لہو سے ہمکو دھو اور اپنے باپ سے ہماری سفارش کر تاکہ ہم اُسکے قہر سے بچ جاویں ہمکو یقین ہے کہ وہ تیری سنیگا کیونکہ وہ تجھ سے خوش ہے اور تجھے پیار بھی کرتا ہے تو وہ ضرور تمہاری سنیگا اور تجھپر رحم فرماکر اپنے باپ سے تمہاری سفارش کریگا کیونکہ اُسکا وعدہ ہے کہ مانگو کہ تمہیں دیا جائیگا ڈھونڈھو کہ تم پاؤ گے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہے سو پاتا ہے اور جو کوئی کھٹکھٹاتا اُسکے واسطے کھولا جائیگا پس اے پڑھنے والو تم اُس سے اپنے گناہوں کے لئے معافی مانگو اور شک مت لاؤ تو بےشک تم معافی پاؤگے +

اب اے عزیز پڑھنے والو اگر تم میں سے کوئی ایسا ہو جسنے ابتک ایسے پاک اور کامل شافی کا ہاتھ نہیں پکڑا تو لازم ہے کہ ابھی بلکہ آج ہی سے اُسکا دامن پکڑنا شروع کرے کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کل کیا ہوگا شاید تم کل مر جاؤ تو پھر تم کیا کر سکوگے پھر تو تم کو اُسکی عدالت میں جانا ہوگا ابھی تو وہ تمکو بڑی فروتنی سے بلاتا ہے ابھی اُسکی آواز سنو لیکن اگر تم اپنے مرنے سے پہلے اُسکی آواز سنکے اُسکے پاس نہ جاؤ تو جب اُسکی عدالت میں حاضر کئے جاؤگے تو پھر کسی صورت سے بچ نہ سکوگے پھر وہاں کوئی جھوٹے گواہ نہ بنا سکوگے کہ اس دنیا کے وکیلوں سے کچھ فایدہ ہوگا کیونکہ وے آپ ہی سب شافی کی تلاش کرینگے جیسا تم کروگے اور کوئی وکیل یا شافی یا پیر پیغمبر تمہاری مدد نہ کریگا اُسوقت صرف پچھتاتے اور ہاتھ ملتے رہ جاؤگے اور کچھ بن نہ پڑیگا اور وہ جو ابھی تمکو حلیمی اور فروتنی سے بلاتا ہے اگر تم اُسکی آواز اپنے جیتے جی نہ سنوگے تو اُسوقت جب وہ اپنے تخت عدالت پر بیٹھیگا تو وہ اپنے فرشتوں کو حکم کریگا کہ ان نافرمانوں اور سرکشوں کو میرے سامنے سے دور کرو اور اُس جھیل میں جو آگ اور گندھک سے ہمیشہ تک جلتی رہیگی ڈالدو وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ سو اے عزیز پڑھنے والو آج ہی سے اپنا دل اُسکے لئے کھولدو آج ہی سے اُسکا دامن پکڑو اور اُسکو پکارنا شروع کرو تم نہیں جانتے کہ تم کب اِس دنیا سے کوچ کروگے سو تمکو لازم ہے کہ جلد تیار ہو جاؤ تاکہ جب تم اِس دنیا سے کوچ کرو تو بےخوف بلکہ بڑی خوشی کے ساتھ اپنے نجات دہندہ کی گود میں جا بیٹھو۔ اے عزیزو میں پھر تمکو جتاتا ہوں کہ جو کرنا ہے آج کرو کل کے لئے مت ٹھہرو کیونکہ دم کا کیا ٹھکانا آیا آیا نہ آیا نہ آیا کیا جانے رات کو جب تم سو جاؤ اور تمہارا دم نکل جاوے بات کرتے کرتے دم نکل جاوے تو پھر کیا کروگے۔ پس جلدی اُسکا دامن پکڑو اور اُسسے منت کرو کہ وہ تمکو معافی دے اور تمہارے مرنے سے پہلے تمکو صاف اور بےداغ لباس عنایت کرے تاکہ تم بے روک ٹوک خداوند بادشاہ کے حضور جا سکو۔

اے خداوند تو اپنی مہربانی سے اُن سب لوگوں کے دلوں کو پھیر اور تائب بنا اُنکے گناہوں کی پہچان اُنکو عنایت کر کہ وے اپنے گناہوں کو پہچان کے توبہ کریں اور تیرے اکلوتے بیٹے کے پاک لہو سے اُنکو دھوکے تیرے حضور تیرے تمام برگزیدوں کے ساتھ ملکے تیرے پاک فرشتوں کی مانند دن رات تیری تعریف میں مشغول رہیں یہہ ہماری دعا اپنے اکلوتے بیٹے اور ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کے نام سے قبول کر آمین۔ ثم آمین +

گیت

۱۔ دانش سیکھو اے نادانو — دیری کیوں تم کرتے ہو۔
آج کا وقت غنیمت جانو۔ — کل کی دیری مت کرو۔
۲۔ توبہ کرو گنہگارو۔ — کرو آج کہ جیتے ہو۔
موت نزدیک ہے سچ تم جانو۔ — کل کی دیری مت کرو۔
۳۔ آج تو ہے تمہارا سواسا۔ — آج سچ کی راہ پکڑو۔
جب تک ہے دم سانس تک آسا۔ — کل کی امید مت کرو۔
۴۔ ہے بہا نجات کی پونجی۔ — گنہگارو مفت میں لو۔
یسوع کو تم جانو کنجی۔ — کل کی دیری مت کرو۔

منقولات

شہدا مڈیگاسکر

دنیامیں جو سب سے بڑے اور وسیع جزیرے ہیں اُنمیں سے ایک کا نام مڈیگاسکر ہے۔ وہاں کے باشندے سیاہ رنگ کے اور بت پرست ہیں۔ مسیحی اُستاد اس ٹاپو میں بھیجے گئے۔ اُنہوں نے اُس ٹاپو میں مدرسہ جاری کیا اور اُنہیں کے وسیلہ سے چھاپے کا کام ایجاد ہوا بذریعہ جسکے کلام ربانی کی جلدیں اور رسالہ وہانکے لوگونکو ملے۔ جب یہہ کام خوب چل رہا تھا اور مسیحی دین بحسب خواہش ترقی کر رہا تھا ایک ظالم ملکہ تخت نشین ہوئی۔ ملکہ مذکورہ نے مشنری پادریونکو اُنکے وطن زبردستی سے بھیج دیا اور مدرسونکو بند کرکے دینی کتابوں اور رسالونکو جلوادیا اُسی ملکہ نے دیسی مسیحیوں کے مال و اسباب کو لوٹا بعضوں کو اُسنے قید کیا۔ بعضے نیز مسیحی ہونے کے سبب سے سخت اذیت دیئے گئے بعضے تو ملکہ کے حکم سے غلام کئے گئے یہانتک کہ تھوڑے ہی مسیحی ہلاکت سے بچے +

ایک عورت زندگی کے کلام کی شنوا ہوئی اور اُسکا نام رسالما رکھا گیا جسکا ترجمہ صلح ہے۔ ملکہ نے اپنے سپاہیونکو بھیجا کہ اس عورت کو گرفتار کریں۔ جب سپاہی اس عورت کے گھر پہنچے اور جونہیں اس عورت نے معلوم کیا کہ یہہ مجھے گرفتار کرنیکو آئے ہیں تب اُسنے اُنسے مخاطب ہوکے کہا کہ میں اس بات سے خوف نہیں کھاتی کہ آپ لوگ میرے گرفتار کرنے والے ہیں لیکن میں خوش ہوں کہ مسیح نے مجھے اپنے نام کی خاطر دکھ مصیبت اُٹھانیکے واسطے لائق سمجھا۔ مجھے ہمیشہ کی زندگی کی اُمید ہے اور میں اُسے آسمان میں حاصل کرونگی۔ سپاہیوں نے اُسے پکڑ کے اُسکے ہاتھ پاؤں میں بھاری زنجیریں پہنادیں اور اگرچہ اُنہوں نے اُسے بیرحمی سے مارا تو بھی وہ روحانی غزلیں گانے سے باز نہ آئی۔ بعد ازاں اُنہوں نے اُسکے پاؤں میں اُسکے سر کو ڈالکر لوہے کے ڈنڈے اور بیڑیونکے ذریعے اُسکے جسم کو جکڑا یہانتک کہ اُسکا تمام جسم گولے کی شکل ہوگیا۔ اگرچہ اُسکے جسم میں ایسا شدت کا درد تھا تو بھی اُسنے اپنے نجات دہندے کا انکار نہیں کیا۔ پھر وہ اُسے قتل گاہ میں لے گئے جب وہ مقتول ہونیکو جاتی تھی تب خداوند یسوع مسیح کی تعریف میں گیت گاتی تھی اور جونہیں وہ اُس جگہہ پہنچے جہاں پادری صاحبان وعظ کرتے تھے سپاہیوں سے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ اسی جگہہ میں نے اپنے خداوند کا نام سنا اور اُسے قبول بھی کیا۔ جب وہ قتل گاہ میں پہنچی اُسنے گھٹنے ٹیک کے خداوند سے دعا مانگی اور بعد دعا کے اُسنے اپنی روح کو خدا کے سپرد کیا۔ وہ اِس کام میں مشغول ہی تھی کہ تین چار سپاہی اپنی برچھیونکو لے کے اُسکی طرف دوڑے اور آتے ہی اُنہوں نے برچھیوں سے اُسے مارا کہ برچھیاں اُسکے کلیجہ سے گذر کر جسم کے باہر نکلیں۔ اُسکی لاش کو کسی نے دفنایا بلکہ جنگلی کتوں نے اُسکا گوشت کھایا جب اُسکے دوستوں میں سے دو اشخاص چند عرصہ بعد وہاں گئے تب اُنہوں نے سوا تھوڑی سی ہڈیوں کے کچھ نہیں پایا +

افراالہی نام ایک جوان مرد نے رسالما کو مرتے ہوئے دیکھا اور موت کے وقت اُسکی خوشی اور خرمی اور ایمان کو دیکھ کے وہ خداوند کا شاگرد ہوگیا۔ وہ اُنمیں سے ایک تھا جو خداوند یسوع مسیح کو پیار کرتے اور اُسکے سبت کو ایسا مانتے جیسا ماننا مناسب ہے اور کتاب کو یعنے بیبل کو پڑھتے ہیں کیونکہ اُنہیں نشانیوں سے وہاں کے مسیحی پہچانے جاتے تھے۔ جب ملکہ مسیحیوں کی تلاش میں تھی تاکہ اُنہیں قتل کرے تب افراالہی اپنا گھر چھوڑ کے ایک تنہا مکان میں جابسا اور مکان کی چاروں طرف اُنچی دیواریں اُٹھا کے اپنے تئیں اُنمیں چھپایا۔ یہاں اُن مصیبت کے دنوں میں مسیحی عبادت کیواسطے اکٹھا ہوا کرتے تھے اور اپنے اُستادوں یعنے مشنریوں کے وہاں نہ ہونے پر بھی روحانی غزلیں گاتے اور خداپرستی میں مشغول رہتے تھے۔ روپیوں کے لالچ میں آکے ایک شخص نے مسیحیونکی اِس جماعت کی خبر ملکہ کے حکماؤنکو دی اور سپہ حکماؤں نے افراالہی کو گرفتار کرکے اُسے قید بھی کیا۔ اُنہوں نے اُسے دھمکایا اور مارا بھی تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کے نام بتادے پر اُنکی سب کوششیں بے فائدہ اور لاحاصل ٹھہریں کیونکہ جب اُنہوں نے اُسپر زبردستی کی اور اُسکے نہ بتلانے سے اُسکا پیٹ کرنے لگے تب اُسنے کہا کہ میں حاضر ہوں ملکہ اپنی خواہش کے موافق مجھ سے سلوک کرے۔ میں اپنے مسیحی بھائیونکو اپنے کلام سے ایذا و مصیبت کا باعث نہ ہونگا۔ اسپر وہ اُسے قتل گاہ میں لے گئے اور جب وہ وہاں جاتا تھا تب راہ میں اُسنے اپنے قاتل سپاہیونکو مسیح کی انجیل سنائی اور یہہ بھی کہا کہ میں اب مرنے سے خوش ہوں کیونکہ تھوڑے عرصہ بعد میں اپنے خداوند کو روبرو دیکھونگا جس نے مجھ سے ایسی محبت کی کہ جب میں باغی و دور تھا تب وہ میرے واسطے موا اور مجھے اپنا کرکے سب مخالفت کو الگ کردیا۔ اُسنے اُنسے درخواست کی کہ اُسکو تھوڑی سی فرصت ملے تاکہ وہ اپنی روح کو خدا کے سپرد کرے اور جب اُسکی درخواست منظور ہوئی تب اُسنے گھٹنے ٹیککے خدا سے اپنے اور اپنے ہموطنوں اور اپنے مسیحی بھائیوں اور اپنے ملک کے واسطے دعا مانگی۔ وہ دعا مانگ بھی نہ چکا تھا کہ سپاہی اپنی برچھی لیکے اُسپر دوڑے پر اُسنے اُنہیں حلیمی سے کہا ایسا مت کرو ٹھہر جاؤ مت میں مرنیکو مستعد ہوں اور یہہ کہکے وہ زمین پر لیٹ گیا اور سپاہیوں کی برچھیوں سے اُسکی زندگی کا خاتمہ ہوا +

شکر خدا کا کہ ہم لوگ ایسے ملک اور ایسے حکماؤں کی حکومت میں رہتے ہیں جہاں مسیحی ہونے خدا کا کلام پڑھنے دعا مانگنے اور انجیل کی بشارت دینے اور سننے کے سبب سے کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور نہ مار پیٹ کرکے قتل کرسکتا ہے کاشکہ ہم اس آزادگی کی مناسب طور سے قدر کریں اور اپنی حالت پر غور کرکے شکرگذاری کے ساتھ خدا سے دعا مانگیں کہ نجات کی خوشخبری ہر جگہہ اور ہر شخص کو پہنچائے اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہوں +

از مخزن المسیحی

اخبار تار برقی

پیرس - ۳۰ اپریل - یہاں کے اخبارات میں شایع ہوا ہے کہ ہانگ کانگ میں فرانسیسیوں کے فعل کی نسبت بڑی شورش پیدا ہو رہی ہے۔ اسلئے فرانسیسی سکواڈرن کو احکام ہوا ہے کہ ہانگ کانگ اور شنگھائی میں پہونچیں +

ہم بوری فرانسیسی وزیر کو اپنی جگہہ پر حاضر رہنے کا حکم ہوا ہے +

لنڈن - یکم مئی - کل رات کو مسٹر بولین صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کونٹی کلیر میں قتل کی وسیع سازشوں کا سراغ ملا ہے - مگر امید ہے کہ افسران پولیس اسکا بخوبی نجیہ اُدھیڑیں گے اسکے متعلق بشمار مجرم گرفتار کئے گئے ہیں +

لنڈن - ۲ مئی - ہوس آف کامنز میں مسٹر کراس صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بالفعل اس امر کا پختہ بیان کرنا ممکن ہے - بر جامیں برٹش پالیسی کس صورت سے عمل میں لائی جاویگی - اور گورنمنٹ مصلحت و تقاضائے وقت کے مطابق اپنے امتیاز سے کام لیگی +

لنڈن - ۲ مئی - مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لارڈ کرزن صاحب اور لارڈ ملسنر صاحب کا سالانہ وظیفہ ایک رقم میں منتقل کرنیکا فیصلہ ہوا ہے +

لنڈن - ۲ مئی - آج حضور پرنس آف ویلز آکسفورڈ میں تعلیم گاہ ہند کی بنیاد کا پتھر رکھیں گے - اسکے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہمیں یقین ہے کہ یہہ سررشتہ ہمارے ہندوستانی ہموطنوں کے لئے ازبس مستفید ہوگا - جتنے انکی تعلیم ترقی میں جاری اغراض ثابت ہوگا +

اسٹاک ہوم - یکم مئی - آج شاہ و ملکہ نے یہاں کی نمائش کھولی - یہہ رسم نہایت کامیابی کے ساتھ بجالائی گئی +

کلکتہ - ۲ مئی - آج جسٹس ہارس صاحب نے بدون کسی کورٹ کے راج کمار دے و مسٹر نند رانا تھہ بنرجی کے مخالف نوٹس جاری کیا کہ وہ اسکی وجہ بیان کریں کہ ۳۰ اپریل کے بنگالی اخبار میں جاری

نسبت مضمون اور اخبار حیثیت عرفی شایع کرنے کے لئے کیوں وہ جیل خانہ کو نہ بھیجے جائیں +

لنڈن - ۲ مئی - کل ہمین کی تحقیقات میں شریک رہنے اور ہاسس کمپنی بجرم قرار دیکر پھانسی کے سزایاب ہوئے - ہیبرگ ڈالفی نے مجزاور پولیس کی شہادت کی تائید کی +

قانون امراض متعدی گیبرسین ٹون میں واپس کیا گیا ہے +

شملہ - ۲ مئی - آج کونسل منعقد ہوئی - آنرایبل میجر برگ صاحب نے سلسلہ جنبانی کی کہ مسودہ ترمیم قانون متعلقہ سارٹیفکٹ جو ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۰ء کے رو سے عطا ہوتے ہیں کمیٹی مشمولہ مسٹر البرٹ صاحب و سر سٹوارٹ بیلی صاحب اور مسٹر ہوپ صاحب کو تفویض کیا جائے - اور مسودہ مع منشاء اولیٰ شایع کیا جائے اسبارہ میں کمیٹی کا اتفاق ہوا +

سر سٹوارٹ بیلی صاحب نے تحریک کی کہ مسٹر گین صاحب مسودہ قانون لگان بنگال کی سلکٹ کمیٹی میں شامل کئے جائیں +

قاہرہ - ۳ مئی - خبر آئی ہے کہ مصری افواج نے بسرکردگی کرنیل بلنر صاحب کے سوڈان میں ۵ ہزار مہدی کی فوج کو شکست فاش دی اور ان کے ایکسو آدمی کام آئے +

شملہ - ۶ مئی ۱۹۰۳ء - حضور نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب بہادر سر چارلس ایچیسن صاحب کل تمام معہ اپنے متعلقین شملہ پر پہونچ گئے ہیں اور اُن کے لئے معمولی سلامی سر ہوئی +

لنڈن - ۶ مئی ۱۹۰۳ء - ڈبلن کے قیدی ٹموتھی کیلی نامے کی نسبت جسکی پہلی دو تحقیقاتوں میں جوری متفق الرائے نہ تھی کل پھر تحقیقات کیجائیگی +

برلن - ۶ مئی ۱۹۰۳ء - ایک نیم سرکاری اخبار نامہ جرمن گزٹ نامی نے ایک آرٹیکل میں لکھا ہے کہ جرمنی کو انیوالی نمائش گاہ میں شامل ہونا چاہئے تاکہ جرمن کی دستکاریاں ہند کے بازاروں میں دخل پاویں +

ویلزرف آن کارنیس - مجرب اشتہار سے کھیتی کا بالکل علاج جلد کرتی ہے اس دوا کی قیمت ۱ روپیہ جنس سفارشی مدد کا ان بی ایس - مشن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے +

سرکاری خبریں

مسٹر ڈبلیو آئی پر سر صاحب مہتمم بندوبست ضلع جالندھر نے ۵ ماہ مئی سے تین مہینے کی رخصت رعایتی حاصل کی اور مسٹر ٹی جی واکر صاحب مہتمم بندوبست اپنے کام متعلقہ سول سکریٹریٹ کے اختتام پر علاوہ فرائض تفویضہ اپنے کے تامیعاد رخصت مسٹر پر سر صاحب بندوبست ضلع جالندھر کا کام بھی کرینگے +

سید برکت علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرات ایکماہ کی رخصت پر جاوینگے جبکہ ستھہ وزیر چند صاحب جو ۱۵ ماہ رواں کو اپنے کام پر آنیوالے ہیں سید صاحب موصوف سے چارج لینگے +

فقیر عبداللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر یکم جون ۱۹۰۳ء کو رخصت سے واپس آکر میر اولاد حسین صاحب سے چارج لینگے جنکو تاریخ مذکور سے تین مہینہ کی رخصت عطا ہوئی ہے +

ایچ ڈبلیو شیل صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ چار مہینہ اور پندرہ یوم کی رخصت خاص پر جاوینگے اور مینے ڈبلیو جے پارکر صاحب قایمقام جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر انبالہ مسٹر ایچ ڈبلیو شیل صاحب کی جگہہ قایمقام ڈپٹی کمشنر انبالہ مقرر ہونگے - مسٹر پی ڈی ایل ایچ جانسٹن صاحب اپنی رخصت سے واپس آکر میجر پارکر صاحب کی جگہہ بمقام انبالہ کام کرینگے +

مسٹر جے آر ڈرمنڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو ۱۹ ماہ رواں سے تین مہینہ کی رخصت عطا کی گئی ہے اور اُن کی جگہہ مسٹر ٹی ریننگن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمقام لودیانہ تبدیل کئے گئے ہیں +

پنڈت ہری کشن صاحب تحصیلدار لاہور قایمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوکر مسٹر ریننگن صاحب کی جگہہ ضلع شاہپور میں تعینات کئے گئے ہیں -

---

لودیانہ

گرمی اب عین شباب پر ہے اور غلہ نیا بازار میں فروخت ہونے لگا ہے اور کسیقدر ارزانی ہے ✦

خبر ہے کہ شہر میں کچھ کچھ چیچک کا بھی چرچا ہے مگر ابھی بعدد نہیں ہے کہ جس سے زیادہ خوف پیدا ہو۔ میونسپل کمیٹی کیطرف سے عملہ ٹیکہ کا ڈھونڈ ڈھونڈ کے بچوں کو ٹیکہ لگاتا ہے اور اہل ہنود کی مستورات بڑے بکھیڑے بچا کر سیتلا رانی پر جا کر چڑھاتی ہیں مگر یہہ چیچک پھر بھی نکلے بغیر نہیں رہتی ہے۔ ٹیکہ تو ضرور چیچک کا سدراہ ہے مگر یہہ سیتلا رانی جو دو چار ہزار اینٹوں سے بنکر تیار ہو جاتی ہے اور اُسکے بنانیوالے لودیانہ کے معمار وغیرہ ہیں اور اہل ہنود کی مستورات جو کچھ چڑھاوا وغیرہ چڑھاتی ہیں یہہ سیتلا رانی اسقدر پرہیز رکھتی ہے کہ اُس چڑھاوے کو نہیں کھاتی ہے اور کھاوے کہاں سے بیچاری کے مُنہہ تو ہے نہیں اور نہ ہاتھ ہیں۔ ہمنے سنا ہے کہ امسال محکمہ چونگی کی بڑی بھاری کمتی ہوئی ہے اور اُسکے فاصلہ میں دارو غہ چونگی و محرر چونگی و خزانچی چونگی و دو چار ناکہ دار کی ترقی عمل میں آئی ہے ✦

اس پر بعض اہل الرائے یہہ کہتے ہیں کہ چونگی کا روپیہ مقدم شہر کی صفائی کے واسطے ہے اور پھر سستی پولیس و شفاخانہ اور تعلیم کے لئے۔ مگر شہر کی صفائی جب دیکھی جاتی ہے تو آمدنی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ جب سے ہماری میونسپل کمیٹی نے انتظام صفائی کا کیا ہے سوائے نگرانی والوں کے شہر کو صاف کرنے اور چھڑکنے والوں کی تعداد میں چنداں بیشی نہیں ہوئی ہے۔ اور آبادی شہر کی حیثیت کے مقابلہ میں اسوقت خاکروبوں اور سقوں کی تعداد کسی صورت میں کافی نہیں ہے اور شہر کی کلاں نالی کا صاف کرنا انہیں خاکروبوں و سقوں کے ذمہ ہے اور اسی لئے سوائے چوڑہ بازار کے نہ شہر میں عمدہ صفائی ہوتی ہے اور نہ چھڑکاؤ اور چھڑکاؤ تو خاص چوڑہ بازار کے لئے ہی مخصوص ہے وہ بھی شام کے وقت شبنم کی طرح ہو جاتا ہے اور رات میں پھر سیاہ سفید برابر ہو ✦

ہمارے خیال میں جب موسم گرما آتا ہے اور جسمیں طرح طرح کی بیماریوں وغیرہ کا اندیشہ رہتا ہے تو ضرور ہے کہ خاکروبوں اور سقوں کی تعداد زیادہ بڑہائی جاوے۔ اور اگر زیادتی تعداد ہماری میونسپل پر گراں گذرے تو ایام سرما میں کم کر دیا کرے ✦

جب کسی صفائی کے عملہ والے سے پوچھا جاتا ہے کہ شہر میں دوپہر تک بلکہ شام تک باربرداری کی گاڑیاں کیوں گھومتی رہتی ہیں تو جواب ملتا ہے کہ عملہ صفائی کے پاس بقصد باربرداری موجود نہیں ہے کہ ۹ یا ۱۰ بجے تک شہر کو صاف کرکے گاڑیاں شہر سے بدر ہو جایا کریں۔ بعض دفعہ دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی خاکروب پچوارہ پر غلیظ ٹوکرے بھرے بیٹھی رہتی ہیں اور انتظاری کرتی ہیں کہ کب گاڑی آوے اور یہہ ڈالکر اور لایا جاوے بعض دفعہ تو انکی یہہ حالت ہوتی ہے کہ جیسے کوئی بڑے ضروری کام والا مسافر ریلوے گاڑی کو دیکھا کرتا ہے کہ کب آوے اور کب سوار ہو ✦

اگر یہہ عملہ صفائی کسی ذی اختیار حاکم کے سپرد ہو جاوے اور اُسکو یہہ بھی اختیار دیا جاوے کہ تم حسب ضرورت ملازم رکھ لیا کرو تو اُمید ہے کہ یہہ شہر جو پہلے پنجاب میں صفائی کی بابت اول درجہ پر تھا پھر ویسا ہی ہو جاوے ✦

ہمارے ممبران میونسپل کمیٹی ہرگز صفائی کی طرف خیال نہیں کرتے ہیں اور نہ اِس صفائی کو اپنا فرض سمجھتے ہیں اور نہ صفائی والے ممبران کے حکم کو مانتے ہیں غرضکہ جہانتک دیکھا جاتا ہے صفائی کی حالت اچھی نہیں ہے ✦

اعلان

ناظرین بالخصوص اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے کہ آیندہ اگر کسی صاحب کو مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں و رسالہ ارسال فرمانا یا ایڈیٹر سے خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر ایم ویلی صاحب مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ و پیسہ کا حساب و کتاب متعلق

اخبار ابھی میری تحویل میں ہے سو اس بارے میں ایک صاحب کو مجھ سے مخاطب ہونا چاہیے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بہ ترتیب خط و کتابت نکریں تو کاتب و مکتوب علیہ دونو کو تکلیف ہوگی اور ایسی صورت میں نور افشاں کا ذمہ دار ہونا سخت دشوار ہے ✦

المشتہر

پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

گھر میں نہیں رہتے

رف آن رٹس ایک ایسی دوا ہے کہ جس سے چوہے اور گھوس کھٹمل مکھی۔ اور ہر طرح کے کیڑے مکوڑے فوراً بھاگ جاتے ہیں۔ یہہ دوا تمام بمبئی دکان بی۔ ایس۔ میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے مل سکتی ہے اور اسکی فی ڈبی ۲ پیسہ کو فروخت ہوتی ہے ✦

مسیحی نامہ نگاران کی خدمتمیں التماس

اس اخبار کے مشتہر ہونیکی اول غرض یہہ ہے کہ لایق دیسی مسیحی صاحبان کے عمدہ خیالات اور مضامین کا عام اس سے کہ دینی ہوں یا اخلاقی یا علمی اہل ہند میں شایع کرنیکا ذریعہ ہو۔ اسلئے التماس ہے کہ مسیحی صاحبان خصوصاً صاحبان مندرجہ حاشیہ اپنے عالی خیالات سے اس اخبار کو امداد پہونچاویں ✦

پادری رجب علی صاحب
پادری ٹھاکر داس صاحب۔
منشی خیر سنگھ صاحب منصف
منشی حسام الدین صاحب۔
پادری دینا ناتھ صاحب۔
مسٹر میا داس صاحب۔
منشی غلام مسیح صاحب۔

اعلان۔ خریداران اخبار نور افشاں و صاحبان نامہ نگاران کی خدمتمیں التماس ہے کہ جو صاحبان مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں مرحمت فرمایا کریں۔ خوشخط صاف و نستعلیق لکھ کر روانہ کیا کریں۔ اور جو صاحبان قیمت اخبار ہذا کی مرحمت فرماتے ہیں وہ بھی اپنا نام صاف اور پورا معہ نام شہر وغیرہ کے درج خط فرمایا کریں کیونکہ بعض صاحبان کے نام ایسے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ ہرگز پڑھے نہیں جاتے اس رفع تکلیف کے لئے یہہ التماس ہے ✦

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا